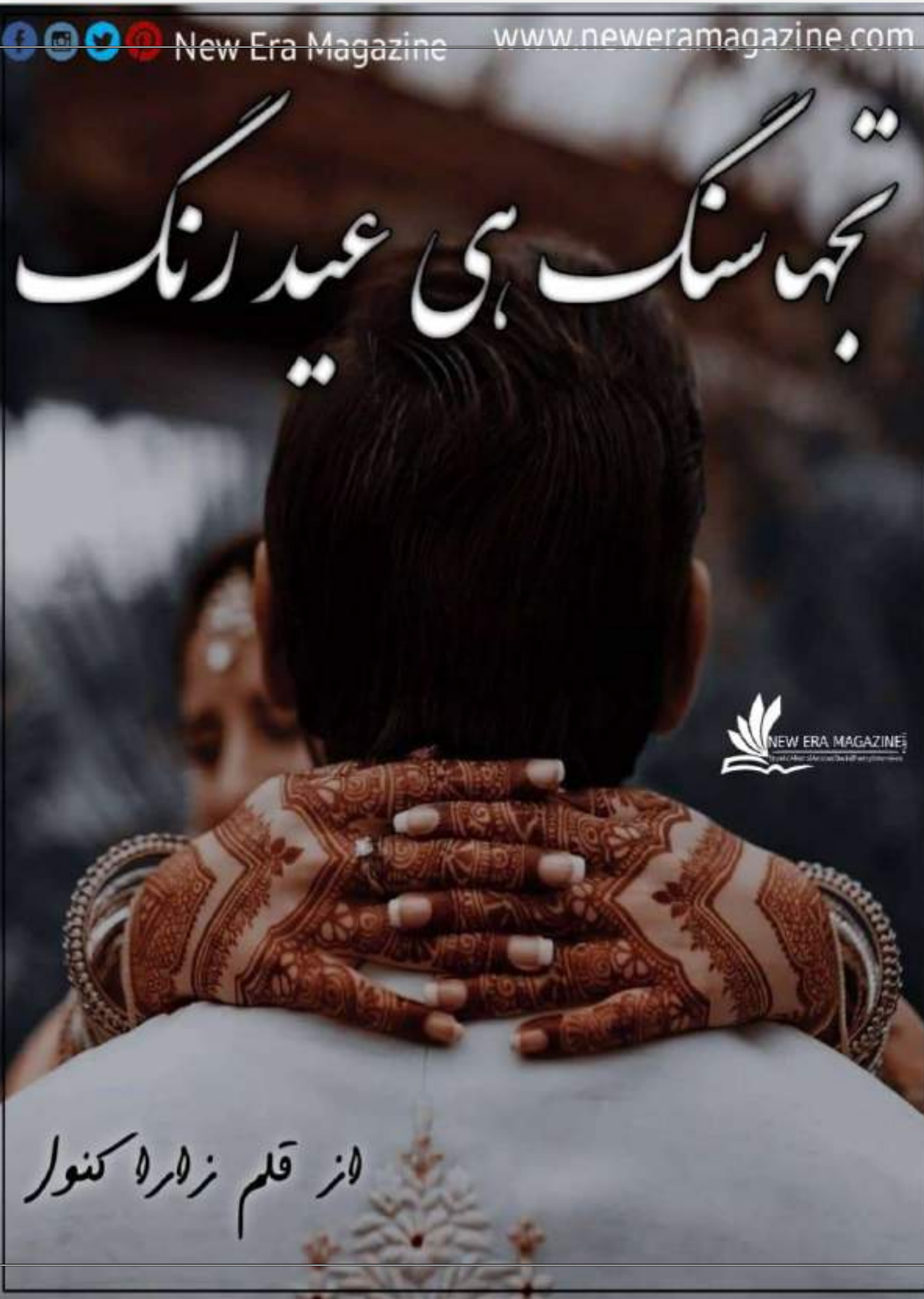
New Era Magazine
www.neweramagazine.com
تجھ سنگ ہی عید رنگ
NEW ERA MAGAZINE
از قلم زارا کنول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(افسانہ)

تجھ سنگ ہی عید رنگ

اززارا کنول

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز, افسانہ کے تمام جملہ وحقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تواردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندراندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے)

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

" پلیز مت جاؤ میرا دل بہت گھبرا رہا ہے،ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے بہت دُور جا رہے ہو،میری روح مجھ سے کھینچی جا رہی ہے۔" ہری آنکھوں میں بھرے آنسوؤں کے ساتھ اُس نے ایک آس سے روکنا چاہا۔

"میرا یقین کرو میں واپس آؤں گا میرا جانا بہت ضروری ہے بابا اور ماما کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔مجھے بابا کے فرینڈ کی کال آئی ہے اُن دونوں کو ہوش نہیں آ رہا ہے اور تمہارا اسطرح رونا مجھے بہت تکلیف دے رہا ہے اور کمزور کر رہا ہے۔" اُس کے لہجے کی بے بسی کو محسوس کرتے اُس نے اپنے آنسو صاف کیے۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں ہمیشہ ہی انشاءاللہ انکل اور آنٹی بلکل ٹھیک ہو جائیں گے۔" اُس نے ہمت مجتمع کر کے اُسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

"اپنا بہت خیال رکھنا خود کو میرے امانت سمجھ کر۔" وہ الوداعی کلمات کہتا ہوا جانے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"میں تمہارا انتظار کروں گی پلیز جلدی لوٹ کر آنا۔" اُس نے بمشکل آنسوؤں پر ضبط کرتے ہوئے کہا۔دل میں بے چینی بڑھ سی گئی تھی دونوں نے ایکدوسرے کی جانب دیکھا تھا اور پھر دور ہوتے چلے گئے یہ جانے بنا کہ یہ جدائی اب اُن کے نصیب میں لکھ دی گئی۔

"انسان ہر طرح کی پلاننگ کرتا ہے اپنی زندگی میں یہ سوچے بنا کہ فیصلے تو آسمان میں لکھے جا چکے ہیں، بس ایک تعلق ہے جسے جوڑ کر وہ فیصلے اپنے حق میں کیے جا سکتے ہیں اور انسان وہاں ہی پر غلطی کر جاتا ہے اپنے اُس تعلق کو کمزور کر کے اور وہ تعلق دُعا کا ہے اپنے رب سے۔

*****

"میرال میری جان ضد نہیں کرتے ماما نے آپ سے پُرامس کیا ہے نا کہ وہ آپ کو شام میں گُھمانے لے جائیں گی۔" پریشے نے چھوٹی سے معصوم میرال کو گول گول آنکھیں گُھماتے ناراضگی لیے بیٹھے دیکھ کر کہا۔

"نو ماما آپ کتنے دن سے کہہ رہی ہیں لیکن مجھے نہیں لے کر جاتی ہیں۔ آپ بہت بزی رہتی ہیں اس لیے اس بار میں ناراض ہی رہوں گی۔" میرال نے پریشے کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر اپنی مسکراہٹ چھپائی۔

"میری جان اپنی ماما کو بس لاسٹ ٹائم معاف کر دو آئی پُرامس کے دوبارہ ایسا کبھی نہیں ہو گا اس بار مان جاؤ بس۔" پریشے نے پریشان کن لہجے میں کہا۔ میرال میں اُس کی جان تھی وہ کیسے اُسے ناراض دیکھ سکتی تھی۔

"اگر ایسا کبھی ہوا تو؟" "میرال نے اپنا رُخ پریشے کی جانب کیا تھا۔ اُس کی آنکھوں کی چمک دیکھتے پریشے نے اُس کے سر پر بوسا دیا تھا۔

"اگر ایسا ہوا تو میرال ماما کو جو بھی سزا دے گی ماما کو منظور ہو گی۔" پریشے نے اُسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"اگر ماں بیٹی کے درمیان ناراضگی ختم ہو گئی ہو تو باہر آ جاؤ ناشتہ تیار ہے لیٹ ہو جاؤ گی دونوں۔" صالحہ بیگم نے دونوں کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر دروازے سے اندر آتے ہوئے کہا۔

'نانو شام میں آپ بھی ہمارے ساتھ جائیں گے آج کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔" میرال نے پریشے کی جانب شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ جانتی تھی کہ نانو پھر سے کوئی بہانہ کر کے گھر پر ہی رُک جائیں گی اور اُسے پریشے کے ساتھ اکیلی ہی جانا ہو گا۔

*****

"پریشے بہت تھک گئی ہو نا؟" صالحہ بیگم نے صوفے پر آنکھیں موند کر بیٹھی بیٹی سے پوچھا۔

"نہیں ماما میں ٹھیک ہوں آپ بتائیں ابھی تک جاگ رہی ہیں خیریت؟" پریشے نے مسکراہٹ کے ساتھ اُن کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا لیکن اُسکے چہرے پر واضح تھکن دیکھی جاسکتی تھی۔

"پریشے تمہاری اور میرال کی فکر نے مجھ سے میری راتوں کی نیند چُرا لی ہے بیٹا۔" صالحہ بیگم پریشانی سے گویا ہوئیں۔

"ماما کیا ہو گیا ہے آپ کیوں ہماری اتنی فکر کرتی ہیں ہم دونوں اتنے خوش ہیں آپ کے ساتھ۔" پریشے نے یقین دہانی کراتے ہوئے کہا۔

"لیکن پریشے بیٹا میں ہمیشہ تو ساتھ نہیں رہوں گی۔" صالحہ بیگم کی بات پر پریشے فوراً اُنھیں ٹوک گئی۔

"پلیز ماما کیوں ایسی بات کر کے مجھے تکلیف دیتی ہیں آپ۔" پریشے تڑپ گئی تھی اُن کی بات پر۔

"پریشے حقیقت سے کب تک بھاگا جاسکتا ہے بیٹا اب تمہیں خود کے بارے میں کچھ سوچنا چاہئیے کب تک خود کی زندگی کو برباد کرو گی؟" صالحہ بیگم نے سمجھانے کی غرض سے کہا۔

"ماما میں اپنی زندگی برباد نہیں کر رہی ہوں آپ پلیز اس کی فکر چھوڑ دیں۔ میرے لیے آپ اور میرال ہیں اور میں مطمئن ہوں اپنی زندگی سے۔" پریشے نے ضبط کے ساتھ کہا اُن کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے۔

"پریشے تم نے مجھے بہت پریشان کر دیا ہے بہت ضدی ہو تم۔" صالحہ بیگم چاہ کر بھی سختی سے نہیں کہہ سکیں۔ وہ جانتی تھیں کہ اُن کی بیٹی نے کتنی بڑی قربانی دی ہے اُن لوگوں کے لیے۔

"جب جانتی ہیں کہ میں ضدی ہوں تو آپ اپنی ضد ختم کر دیں اور اب ریلیکس ہو کر سو جائیں بنا کچھ سوچے۔" پریشے کی بات پر وہ مُسکرا دی تھیں اور پھر سوئی ہوئی میرال اور پریشے کے ماتھے پر بوسہ دے کر وہ وہاں سے چلی گئیں۔ پریشے کو پھر سے ماضی کی سوچوں کی جانب بھیج کر۔

*****

"اتنی محبت کرتے ہو کبھی سوچا ہے کہ ہم کبھی دُور ہو گئے تو؟" پریشے نے جان بوجھ کر تنگ کرنے کی غرض سے کہا۔

"ایسی دل دہلا دینے والی سوچیں تم ہی سوچ سکتی ہو تمہیں زرا ترس نہیں آتا کہ میرے دل پر کیا گزرتی ہو گی تمہاری ایسی باتوں سے؟" اُس نے دُکھ سے پوچھا۔

"اچھا بابا سیریس نہیں ہو میں تنگ کر رہی تھی تمہیں۔" پریشے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بہت ظالم لڑکی ہو تم۔" اُس نے شکایتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جیسی بھی ہوں تمہاری ہوں۔" پریشے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اور مجھے ہر حال میں قبول ہو۔" اُس کی نظروں میں محبت کا ایک جہان آباد تھا۔

"اور میں خود کو اس لیے دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی سمجھتی ہوں کیونکہ جانتی ہوں کہ آپ مجھے ایسے ہی چاہتے رہیں گے ہمیشہ اور ہم کبھی ایک دوسرے سے دُور نہیں ہوں گے۔" پریشے نے بھی محبت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کبھی دُور ہونے بھی نہیں دُونگا۔ "

"میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میری مذاق میں کہی ہوئی بات کبھی سچ بھی ہو گی اور میں تم سے اتنی دُور ہو جاؤں گی کہ تمہیں دیکھنے کے لیے بھی ترس جاؤں گی۔

معلوم نہیں تم کیسے میرے بنا رہ رہے ہو گے اور اس وقت کہاں ہو گے۔" پریشے کی آنکھوں سے آنسو نکل کر تکیے میں جذب ہو گئے تھے وہ یاد کرتی رو پڑی تھی۔

*****

" کیسی ہیں آپ پریشے؟" ریحان کی آواز پر پریشے چونک کر پیچھے مڑی تھی۔

" سر الحمدللہ میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟" پریشے نے اپنے باس کی جانب رُخ کرتے ہوئے جواب دیا۔

" میں بھی ٹھیک ہوں غالباً آپ یہاں پر شاپنگ کے لیے آئی ہیں اور ہاف لیو بھی اس لیے لی تھی؟" ریحان نے اُسے اکیلے دیکھ کر پوچھا۔

" جی سر میں رمضان میں شاپنگ پر نہیں جاتی ہوں اس لیے سوچا ابھی ہی ساری شاپنگ کر لوں۔" پریشے نے سنجیدہ انداز میں مختصراً جواب دیا۔ اُسے محسوس ہوا کہ وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے اُس نے اپنا رُخ موڑ کر آس پاس دیکھا لیکن کوئی نظر نہیں آیا اُس نے اپنا وہم سمجھ کر اگنور کر دیا۔

" آر یو اوکے؟" ریحان نے اُسے پریشان ہوتے دیکھ کر پوچھا۔

"جی سر کچھ نہیں ہوا۔" پریشے نے مختصراً کہا۔

"ماما میں آپ کو کب سے ڈھونڈ رہی ہوں آپ کہاں پر تھیں۔" میرال نے بھاگتے ہوئے پریشے کے ساتھ لگ کر پوچھا۔

"یہ آپ کی بیٹی ہے؟" ریحان نے حیرانگی کے ساتھ پوچھا جو پریشے سے مخفی نہ رہا اور دُور کھڑے شخص کی آنکھوں میں غم اور غصے کی کیفیت اُتری تھی جو پریشے کو ریحان سے بات کرتے ہوئے دیکھ چُکا تھا۔

"ہیلو انکل کیسے ہیں آپ؟ یہ میری ماما ہیں دنیا کی سب سے بیسٹ ماما۔" میرال پریشے کے جواب دینے سے پہلے ہی درمیان میں بول پڑی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں لٹل ڈول؟" ریحان نے پیاری سے بچی کی جانب اپنے قدم بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔ انکل آپ بھی ماما کے آفس میں ہوتے ہیں؟" میرال نے ریحان کے مُسکرا کر جواب دینے پر مزید پوچھا۔

"جی میں بھی ان کے آفس میں ہوتا ہوں۔" ریحان نے میرال کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"انکل پلیز آپ میرا ایک کام کریں گے؟"میرال کی بات پر پریشے نے اُسے کچھ کہنے کے لیے لب وا کرنا چاہے لیکن ریحان کے روکنے پر خاموش ہوگئ جس پر میرال خوش ہوگئی۔

"جی بیٹا آپ بولیں کیا کام ہے؟"ریحان نے میرال کے خوشی سے دمکتے چہرے کو دیکھ کر پوچھا۔

"ماما اور آپ کے جو باس ہیں ناں اُن سے میری طرف سے ایک ریکوئیسٹ کیجئیے گا کہ جس دن میں ماما کے ساتھ باہر جانا چاہتی ہوں وہ اُن کو جلدی آف دے دیں ورنہ ماما بزی ہونے کی وجہ سے مجھے گھمانے لے کر ہی نہیں جاتی ہیں۔"میرال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔میرال کی بات پر جہاں ریحان نے کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی وہاں ہی پریشے نے گڑبڑا کر میرال کی جانب دیکھا اُسے میرال سے اس بات کی امید نہیں تھی۔

"میرال بیٹا ایسے نہیں کہتے ہیں ماما کام سے جاتی ہیں وہاں۔"پریشے نے فوراً میرال کو اُس کی بات پر ٹوکا۔

"پریشے کوئی بات نہیں میرال بچی ہے، ہم اُس کی بات مان لیں گے جس دن ہماری لٹل اینجل کو کوئی جانا ہو گا آپ جلدی آف کر کے جا سکتی ہیں۔" ریحان نے میرال کی جانب پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"انکل آپ بہت اچھے ہیں تھینک یو سو مچ میری بات مانی آپ نے۔ میں ابھی جا کر نانو کو بتاتی ہوں یہ بات۔" میرال یہ کہہ کر وہاں سے بھاگ گئی۔

"آئی ایم سوری سر آپ پلیز میرال کی بات کا مائنڈ نہیں کیجئیے گا۔" پریشے نے شرمندہ ہوتے لہجے سے کہا۔

"پریشے اس میں سوری کی کوئی بات نہیں ہے۔ میرال بہت پیاری بچی ہے اور بچے ویسے بھی معصوم ہوتے ہیں جو دل میں ہوتا ہے وہ کہہ دیتے ہیں اس میں مائنڈ کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔" ریحان نے سنجیدگی کے ساتھ پریشے سے کہا۔

"تھینک یو سر۔" پریشے نے اُن کے مائنڈ نہ کرنے پر اُن سے شکریہ کہا۔

"میں میرال کے لیے کچھ چاکلیٹ اور کھلونے بھیج رہا ہوں آپ انکار مت کیجئیے گا پلیز۔" ریحان کی بات پر پریشے نے انکار کرنا چاہا۔

"سر پلیز اس کی ضرورت نہیں ہے۔ "

New Era Magazine

"میں میرال کو دینا چاہتا ہوں وہ مجھے بہت پیاری بچی لگی ہے اس لیے آپ اس سے انکار نہیں کریں گی اور نہ ہی میرال سے کچھ کہیں گی۔ آپ انجوائے کریں میرال کے ساتھ۔" ریحان کہہ کر رُکا نہیں تھا۔ پریشے وہاں کھڑی آس پاس سے بیگانی اپنی ہی سوچ میں کھڑی تھی جب میرال نے آکر اُسکا ہاتھ تھاما تھا اور پریشے مُسکراتی ہوئی اُس کے ساتھ وہاں سے چلے گئی۔

"مطلب یہ سچ ہے کہ تم اپنا کہا نبھاہ نہیں سکی اور شادی کرلی۔ میں تمہیں کبھی اس کے لیے معاف نہیں کروں گا پریشے۔" اُس کی آنکھوں کی تپش نے پریشے کا دُور تک پیچھا کیا تھا۔

*****

"زوہان بھائی آپ کب آئے کینیڈا سے؟" حمزہ اُسے تین سال کے بعد وہاں حیرت اور خوشی دیکھتا پوچھنے لگا۔

"میں بس کچھ مہینے پہلے ہی پاکستان آیا ہوں تم بتاؤ رحمان انکل کی فیملی کا معلوم ہے تمہیں کہ کہاں چلے گئے ہیں وہ لوگ؟"

"نہیں بھائی بس اتنا معلوم ہے کہ تین سال پہلے اچانک رائمہ آپی اور معیز بھائی کی ڈیتھ پر وہ لوگ اچانک یہاں سے چلے گئے تھے۔ایک سال بعد آنٹی اور پری آپی واپس آئے تھے تب اُن کے ساتھ ایک بچی بھی تھی چھوٹی سی تب وہ لوگ فوراً گھر بیچ کر چلے گئے تھے یہاں سے پھر کچھ عرصے کے بعد سے اُن کا کوئی رابطہ نہیں رہا ہم سے۔"حمزہ کے منہ سے رائمہ اور معیز کی ڈیتھ کا سُن کر اُسے شاکڈ لگا تھا۔

"ارے بڑے بڑے لوگ آئے ہیں آج تو ہمارے محلے میں۔" عروسہ نے زوہان کو پہچانتے چوٹ کرتے ہوئے کہا اور دروازے سے نکل کر اُن کے پاس آگئی۔

"آپی زوہان بھائی رحمان انکل لوگوں کا پوچھ رہے ہیں۔مجھے کوچنگ کے لیے دیر ہو رہی ہے آپ ان کو اندر بٹھائیں چائے پلائیں میں چلتا ہوں۔"حمزہ زوہان سے ہاتھ ملاتا وہاں سے چلا گیا۔

"ویسے جس کے لیے آپ یہاں آئیں ہیں میں آپ کو بتا دوں کہ آپ نے آنے میں بہت دیر کر دی ہے اُس نے آپ کے جاتے ہی شادی کر لی اور اُسکی ایک بیٹی بھی ہے۔" عروسہ کے الفاظ کسی سیسے کی طرح اُس کے کان میں انڈیلے گئے تھے۔

"ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔" زوہان کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

"ایسا ہی ہوا ہے زوہان صاحب لیکن شاید آپ کی آنکھوں پر محبت کی پٹی بندھی ہے اس لیے یقین نہیں کر پا رہے ہیں۔" عروسہ نے طنزیہ لہجے میں کہا جو زوہان محسوس نہیں کر سکا تھا۔

"اُس کا کوئی کانٹیکٹ نمبر ہو گا پلیز مجھے دے دو۔" زوہان نے ایک اُمید سے پوچھا۔

"نہیں کافی عرصہ ہوا یہاں سے جا کر اُس نے ہم سے رابطہ ختم کر دیا تھا شاید وہ اپنے پاسٹ میرا مطلب ہے تم سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی تھی اس لیے اپنے تک آنے والے تمام راستے بند کر کے گئی ہے اب تمہیں بھی اُسکا انتظار چھوڑ دینا چاہیئے اور کسی ایسے انسان کا ہاتھ تھام لو جو تمہارے انتظار میں بیٹھی ہو۔" عروسہ نے محبت بھرے انداز میں کہا۔

"کیا مطلب؟" زوہان نے نا سمجھی والے انداز میں پوچھا۔

"یہ میرا کانٹیکٹ نمبر ہے جب مطلب سمجھ آ جائے اور اُسکی بے وفائی کا یقین آ جائے تب مجھ سے بات کر لیجیئے گا۔" اُس نے چبھتے لہجے میں کہا۔ وہ زوہان کا سکون چھین کر خود طنزیہ ہنستی وہاں سے چلی گئی تھی اور زوہان بے یقینی سے کھڑا اُسے جاتے دیکھتا رہا۔ اُس کا دل نہیں مان رہا تھا کہ پری اُس کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے اُسے یہاں پر گھٹن کا احساس ہونے لگا۔

New Era Magazine

"کاش یہ سچ نہ ہوتا میں عروسہ کی ہر بات جھٹلا گیا تھا لیکن آج تمہیں اپنی فیملی کے ساتھ دیکھ کر میرا یہ بھرم بھی ٹوٹ گیا۔ میں تو شاید بہت پہلے ہی ٹوٹ چُکا تھا تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو میری محبت کا مان توڑ دیا تم نے۔" زوہان نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔ پانچ سال پہلے کی ہر بات اُس کے زہن میں گھوم رہی تھی لیکن جو بات عروسہ نے اُسے دو سال پہلے بتائی وہ اُسکی ہستی کو ختم کرنے کے لیے کافی تھی۔ زوہان ایک بار سب کچھ اُس کے منہ سے سننا چاہتا تھا لیکن آج اُسے پانچ سال بعد اپنے سامنے خوش دیکھ کر اُسے کوئی شک باقی نہ رہا۔ وہ خود کو اذیت کی آگ میں جلتا محسوس کر رہا تھا وہ اُس کے سامنے جانا چاہتا تھا۔

*****

"زوہان میں سوچ رہی ہوں دو دن بعد رمضان کا مہینہ شروع ہو جائے گا تو سب سامان پہلے ہی لے آتے تم کیونکہ پھر بہت رش بھر جاتا ہے ہر جگہ اور تمہیں ٹائم بھی مشکل سے ملتا ہے۔ جب سے یہاں آئے ہیں ہم تم بہت بزی ہو گئے ہو۔" فریحہ بیگم نے شکوہ کناہ لہجے میں کہا۔

"ممی آپ جانتی تو ہیں کہ بابا کے بعد بزنس کو مزید ترقی پر لے جانا میری زمہ داری ہے بابا کی خواہش تھی۔" زوہان نے فریحہ بیگم کا ہاتھ تھماتے ہوئے چہرے پر تبسم لاتے ہوئے کہا۔

"زوہان میں تمہاری ماں ہوں بہت کامیاب بزنس مین ہو لیکن پھر بھی مصروف رہنے کے بہانے ڈھونڈتے ہو نا شادی کرتے ہو اور نہ ماں کی تنہائی کا خیال کرتے ہو۔" فریحہ بیگم نے اُس کے بہانے بنانے پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔ زوہان کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی ماں کی بات سُن کر دل میں سوچنے لگا کہ اُس کی ماں اُسے کتنے اچھے سے جانتی ہے۔

"ممی جب آپ جانتی ہیں تو میری تلاش جاری رکھنے دیں پھر شاید آپ کی تنہائی بھی دُور ہو جائے گی۔" زوہان نے شریر لہجے میں کہا۔

"میں پچھلے تین سال سے یہ سُن رہی ہوں آخر کب ڈھونڈو گے میری بہو کو۔" فریحہ بیگم نے زوہان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہیں جہاں اتنا انتظار کیا ہے وہاں تھوڑا اور کر لیں آپ کی بہو کو ڈھونڈ بھی لوں گا اور اُسے دیر سے ملنے کی سزا بھی دونگا۔" زوہان نے سنجیدگی کے ساتھ کہا۔

"خبردار جو تم نے ایسا کچھ بھی کیا۔ میں اچھے سے جانتی ہوں وہ بہت معصوم ہے میرا دل نہیں مانتا کہ وہ تمہارے علاوہ کسی کی ہو گی اس لیے جتنی جلدی ہو سکے اُسے اپنی زندگی میں شامل کرو۔ تمہاری بہن روز کال کر کے میرا دماغ کھاتی ہے اور تمہارے اگنور کرنے کا شکوہ بھی کر رہی تھی۔" فریحہ بیگم کی بات پر زوہان کے ذہن میں اُس کا چہرہ آ گیا تھا۔

"میں رانیہ سے بات کر لوں گا اور اُسے منا بھی لوں گا آپ پریشان نہیں ہوں۔ مجھے لسٹ بنا کر دے دیجئیے گا میں سب کچھ لا دونگا آپ کو۔" زوہان نے بات ختم کرنے کی غرض سے کہا۔

"ہاں کر لینا بات کیونکہ رانیہ نے صاف کہہ دیا ہے وہ آخر کے روزے اور عید ہمارے پاس کرے گی تب تک تم بھی کوئی فیصلہ کر لو ورنہ وہ خود کچھ کرے گی۔" فریحہ بیگم کی بات پر زوہان نے ہنستے ہوئے اُن کی جانب دیکھا اور کھڑا ہو گیا۔

"رانیہ کو یہاں آنے دو اُسے دیکھ لوں گا میں۔" زوہان نے فون پر آنے والی کال کو دیکھتے ہوئے کہا اور کال پک کرتا وہاں سے چلا گیا۔

"معلوم نہیں اس لڑکے کے دماغ میں کیا چل رہا ہے اور یہ کیا کرے گا۔" فریحہ بیگم نے اُس کی پشت کو دیکھتے سوچا۔

*****

"پریشے بیٹا میری فرینڈ یاد ہے نا تمہیں مہناز؟ اُنھوں نے تمہارے لیے ایک رشتہ بتایا ہے مجھے وہ رشتہ بہت اچھا لگ رہا ہے تمہارے لیے۔" صالحہ بیگم کی بات پر پریشے نے سختی سے آنکھیں میچ لی تھیں۔

"ماما آپ بار بار ایک ہی بات کیوں کر رہی ہیں جب کہ جانتی ہیں کہ مجھے اب کبھی شادی نہیں کرنی ہے۔" پریشے کی ہمت جواب دے گئی تھی صالحہ بیگم ہر تھوڑے دن کے بعد اُس سے یہ ہی بات کرتی تھیں۔

"پریشے میری بات سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتی ہو بیٹا میں تمہاری بھلے کے لیے سوچ رہی ساری زندگی اکیلے کیسے گزارو گی۔" صالحہ بیگم نے اُسے سمجھانا چاہا۔

"ماما آپ اور میرال سے بڑھ کر میرے لیے کچھ ضروری نہیں ہے مجھ سے آئندہ اس بارے میں کوئی بات نہیں کیجیئے گا پلیز۔" پریشے نے غصے سے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

"نانو ماما اتنا غصہ کیوں کر رہی ہیں میں نے کبھی اُن کو اتنے غصے میں نہیں دیکھا۔"

میرال نے صالحہ بیگم کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں بیٹا تم بتاؤ نوڈلز سارے ختم کیے ہیں نا ورنہ تمہاری ماما تم پر بھی غصہ کریں گی۔" صالحہ بیگم نے بات بدلنے کی غرض سے کہا۔

"ماما مجھ پر کبھی غصہ نہیں کرتی ہیں نانو۔" میرال نے ہنستے ہوئے کہا تو صالحہ بیگم بھی مُسکرا دی تھیں کیونکہ یہ سچ تھا پریشے نے کبھی میرال سے غصے میں بات نہیں کی تھی وہ کتنا ہی اُسے تنگ کیوں نہ کرتی ہو۔

*****

"اسلام و علیکم ! مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے سر۔" پریشے نے وہاں موجود شخص کی پشت کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی مس پریشے آپ جو بات کہنا چاہتی ہیں بولیں۔" ریحان نے پریشے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"سر مجھے دو دن کی لیو چاہیئے میری بیٹی کی طبیعت کافی خراب ہے اس لیے اگر آپ پرمیشن دے دیں۔"پریشے نے التجائیہ انداز میں کہا۔پاس بیٹھے وجود کے دل میں کچھ ہوا تھا اُس کی بات سُن کر۔

"جی ضرور مس پریشے آپ اُن کے ٹھیک ہونے تک آف لے لیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔میری طرف سے بھی میرال سے اُس کی طبیعت پوچھ لیجئیے گا اور آپ کو کوئی بھی ضرورت ہو تو پلیز آپ بلا جھجک مجھے کہہ سکتی ہیں۔"ریحان کی بات پر اُس نے سر ہلایا۔

"جی سر ضرور تھینک یو سو مچ۔"پریشے نے تشکرانہ انداز میں کہا۔اُسی وقت ریحان کے سامنے بیٹھا شخص بھی کھڑا ہوا تھا۔

"تم کہاں جا رہے ہو؟"ریحان نے اُسے کھڑے ہوتے دیکھ کر پوچھا وہاں ہی اُس نے اپنے چہرہ پریشے کی جانب موڑتے ہوئے اُس کے بلکل سامنے آیا جسے دیکھ کر پریشے کو اپنا دل رُکتا محسوس ہوا۔

"آپ؟"پریشے کے پوچھنے پر سامنے والے نے اُسے انجان بنتے ہوئے دیکھا۔

"مس پریشے آپ ان کو جانتی ہیں؟"ریحان نے پریشے کے آنکھوں میں شناسائی دیکھتے پوچھا۔

"جی آپ کون ہیں؟"پریشے کو جواب دینے سے پہلے ہی اُس نے رکھائی سے پوچھا۔
اُس کا اجنبی لہجہ اور آنکھوں میں شناسائی کی کوئی رمق نہ دیکھ کر اُس کا دل ڈوب گیا وہ اندر تک ٹوٹ گئی تھی اور وہ اسے اگنور کرتا وہاں سے نکل گیا۔
"سوری سر میں اب چلتی ہوں۔"پریشے بھی نم آنکھوں کے ساتھ وہاں سے چلی گئی تھی ریحان دونوں کے تاثرات کے بارے میں سوچتا خود بھی کھڑا ہو گیا تھا۔

*****

"میرال سو گئی ہے؟اب بخار تو نہیں اسے؟"صالحہ بیگم نے سوچوں میں گُم بیٹھی پریشے سے پوچھا۔
"جی ابھی سوئی ہے اللہ کا شُکر اب بخار نہیں ہے طبیعت بہتر ہے کافی اب۔"پریشے نے اُن کی جانب دیکھے بنا جواب دیا۔
"اچھا ہوا کہ تم نے آفس سے چھٹی لے لی ورنہ میرال کو سنبھالنا بہت مشکل ہو رہا تھا بس تمہیں ہی بُلاتی رہتی تھی۔"صالحہ بیگم اُس کے برابر میں براجمان ہو گئیں۔
"جی میرال کی وجہ سے ہی چھٹی لی تھی۔"پریشے نے رُخ اُن کی جانب موڑا۔

"پریشے تم رو رہی تھی نا؟" صالحہ بیگم پریشانی سے گویا ہوئیں۔

"بس ایسے ہی دل بھر گیا تھا آپی اور بابا یاد آ رہے تھے۔" پریشے نے اُن کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی اُن کی بہت یاد آتی ہے بیٹا۔" صالحہ بیگم نے بھی رنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ماما جن سے ہم محبت کرتے ہیں وہ ہمیں چھوڑ کر کیوں چلے جاتے ہیں؟" پریشے کے لہجے میں دُکھ کو وہ محسوس کر سکتی تھیں لیکن وہ بے بس تھیں۔

"بیٹا سب قسمت کے کھیل ہے ورنہ محبت کرنے والے اپنی مرضی سے کب دُور جاتے ہیں۔" صالحہ بیگم نے اُس کے چہرے کی جانب دیکھا جہاں آج اُنہیں کرب محسوس ہوا تھا۔

"شاید صحیح کہہ رہی ہیں آپ۔" پریشے کافی دیر کے بعد گویا ہوئی۔

"پریشے کوئی بات ہوئی ہے کیا مجھے سچ بتاؤ؟" صالحہ بیگم کے پوچھنے پر وہ کچھ نہیں بولی لیکن وہ ماں تھیں جانتی تھی کوئی بات ہے جس پر پریشے بہت دُکھی ہے۔

"ماما آپ سو جائیں اب تھک گئیں ہوں گی۔" پریشے نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم بھی سو جانا اور کچھ مت سوچنا۔" وہ اُس کے ماتھے پر بوسہ دے کر چلی گئیں۔

"میں آج تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے شناسائی نہ دیکھ کر پوری طرح ٹوٹ ہو گئی ہوں۔ مجھے یقین نہیں آرہا کہ ہمارے درمیان یہ وقت بھی آنا تھا کبھی کس بات کی سزا دے رہے ہو خود کو بھی اور مجھے بھی۔" پریشے کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے وہ سوچ سوچ کر اذیت محسوس کر رہی تھی۔

*****

"میں نے سوچا بھی نہیں تھا پریسا کہ میں کبھی تمہیں اس طرح سے ملوں گا کہ تمہارے سامنے سے انجان بن کر نکل جاؤں گا لیکن میں کیا کروں مجھے نہیں ہوتا برداشت کہ تمہاری زندگی میں میرے علاوہ کوئی دوسرا شخص آگیا۔ تم اب مجھے کبھی کوئی بھی وجہ بتا دو کوئی بھی مجبوری کا جواز دے دو لیکن میرے دل کے ٹکڑے کر دیے ہیں تم نے کیونکہ تم پر میرے علاوہ کسی کا حق نہیں ہو سکتا تھا، تمہاری کوئی مجبوری میری محبت سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی تھی، تم نے میرا انتظار نہیں کیا، تمہیں مجھ پر اعتبار ہی نہیں تھا شاید، اپنے تک آنے کا ایک راستہ میرے لیے نہیں چھوڑا تھا۔ میں کبھی تمہیں معاف نہیں کروں گا اس کے لیے کبھی بھی نہیں۔" غصے میں ہاتھ بڑھا کر اُس نے ٹیبل پر پڑا

سامان نیچے گرادیا تھا کمرے کی حالت وہ پہلے ہی بگاڑ چکا تھا، اُسکا غصہ کسی طور کم ہونے پر نہیں آرہا تھا اُس کا بس چلتا ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دیتا۔

*****

ساری رات اُس نے جاگ کر گزاری تھی۔ رونے سے اُسکا سر بھاری ہو رہا تھا اُس کی نظر گھڑی پر گئی تو چار بج رہے تھے تہجد پڑھنے کے لیے وہ اُٹھ گئی تھی۔ اپنے پاس لیٹی میرال کا بخار چیک کیا اور اُس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اپنا سکون حاصل کرنے کے لیے اپنے دل کا درد شئیر کرنے کے لیے۔ وضو کر کے نماز پڑھی اور اللہ کے آگے ہاتھ پھیلا لیے۔

"اللہ دلوں کے سارے راز جانتا ہے۔"(ال عمران-119-3)

"یا اللہ تو ہماری شہہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، بے شک تو دلوں کے راز جانتا ہے۔ یا اللہ میں بہت بے بس ہوں، میرا دل درد سے پھٹ رہا ہے، میں چاہ کر بھی خود کو

سنبھال نہیں پارہی ہوں۔ یااللہ میں نے ہمیشہ تجھ پر بھروسہ کر کے تجھ سے مدد مانگی ہے اور تُو نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے۔ مجھے تیری ضرورت ہے مجھے ہمت دے، مجھے خود کو سنبھالنا ہے ماما کے لیے میرال کے لیے۔ یااللہ میں نہیں جانتی کہ اُس نے مجھ سے ایسی بے رُخی کیوں دکھائی؟ وہ مجھے غلط کیوں سمجھ رہا ہے لیکن میں اتنا جانتی ہوں تُو میرے حالات سے واقف ہے اس لیے میں نے ہر معاملہ میرے رب تیرے سُپرد کیا۔ میں تجھ سے اپنے لیے سکون مانگتی ہوں سب ٹھیک ہونے کی دُعا کرتی ہوں۔ "

"جو لوگ یقین رکھتے ہیں اُن کے فیصلے کے لیے اللہ سے بہتر کون ہے؟" (المائدۃ-
(550

*****

"تم تو عید سے ایک ویک پہلے آنے والی تھی نا؟" زوہان نے رانیہ سے اُسکا چار سالہ بیٹا لیتے ہوئے پوچھا جو آج شام افطار سے پہلے رانیہ کی اچانک آمد پر حیران ہوا تھا۔

"کیوں تمہیں میرا آنا اچھا نہیں لگا کیا؟" رانیہ نے تیکھے چتون سے پوچھا۔

"میری ایسی مجال کہ میں ایسا سوچوں۔ میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔" زوہان نے سامنے ٹیبل سے چائے کا کپ اُٹھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے سب معلوم ہے تمہیں کس بات کی پریشانی ہے۔" رانیہ اُس کا مطلب سمجھتے ہوئے بولی۔

"رانیہ نے تو ہمیں سرپرائز ہی دے دیا اتنے دن پہلے آکر۔" فریحہ بیگم کی بات پر رانیہ مسکرانے لگی۔

"یہ تو اچھا کیا ہے بہت کہ جلدی آ گئی یہ کل ہمارے ساتھ دعوت پر چلے گی۔" زوہان نے حارث کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

"کس دعوت پر جانا ہے؟" رانیہ نے بھی چائے کا سپ لیتے ہوئے پوچھا۔

"میرے ایک قریبی دوست نے افطار پارٹی رکھی ہے تو سب کو انوائیٹ کیا ہے تم بھی چلنا ہمارے ساتھ۔" زوہان نے کہا تو رانیہ نے ہامی بھرتے ہوئے سر ہلا یا۔

"یہ تو اچھا ہے اسی بہانے تمہارے لیے کوئی لڑکی بھی پسند کر لوں گی۔" رانیہ نے پُر سکون لہجے میں کہا۔

"پلیز رانیہ اس کے علاوہ بھی زندگی میں کرنے کے لیے بہت کچھ ہے۔" زوہان نے چڑ کر کہا۔

"میرے خیال سے تو زندگی میں سب کچھ ہی کر چکے ہو سوائے شادی کے۔"رانیہ کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

"میں فی الحال اپنے بیٹے کو لے کر جا رہا ہوں آئسکریم کھلانے اور میرے لیے اس وقت اس کام سے بڑھ کر کچھ ضروری نہیں اس لیے تم بھی فضول باتیں چھوڑو اور ہمارے ساتھ چلو۔"زوہان نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور رانیہ اپنی بات اگنور کرنے پر تپ گئی تھی۔

"ممی آپ دیکھ رہی ہیں نا اس کی حرکت جان بوجھ کر بات اگنور کر رہا ہے لیکن آپ اسے صاف بتا دیں بہت سُن لی اس کی ہم نے اب میں اس کی شادی کروا کر ہی جاؤں گی یہ کچھ بھی کر لے۔"رانیہ نے غصے کے ساتھ کہا۔

"آپ دونوں کے پاس صرف پانچ منٹ ہیں جلدی سے باہر آ جائیں ورنہ میں اپنے بیٹے کو لے کر جا رہا ہوں۔"زوہان دھمکی دیتے وہاں سے چلا گیا جسکا صاف مطلب تھا کہ اُسے رانیہ کی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔رانیہ اُس کی حرکت پر تلملا کر رہ گئی تھی۔

*****

New Era Magazine

"ماما سر نے ایک دعوت رکھی ہے سب کو انوائیٹ کیا ہے اور میرال کو تو اسپیشلی لانے کا کہا ہے۔ میں نے اتنا منع کرنا چاہا لیکن وہ نہیں مان رہے تھے اس لیے مجبوراً مجھے ہامی بھرنی پڑی اُنکو۔" پریشے نے صالحہ بیگم کو بتایا۔

"یہ وہ ہی سر ہیں نا تمہارے؟ جو اُس دن مال میں ملے تھے تم سے اور میرال سے؟" صالحہ بیگم نے یاد کرتے ہوئے پوچھا۔

"جی ماما وہ ہی ہیں بہت نیک دل انسان ہیں، پورے اسٹاف کے ساتھ بہت اچھے سے بات کرتے ہیں، سب اُن کی بہت تعریف کرتے ہیں غرور نام کا نہیں ہے اُن میں۔" پریشے کے لہجے میں اُن کے لیے احترام تھا۔

"واؤ ماما پھر تو میں ضرور جاؤں گی اُن کو تھینکس بھی تو کہنا ہے مجھے۔" میرال نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا جس پر پریشے اور صالحہ بیگم مسکرانے لگیں۔

"ہاں بیٹا ضرور کہنا اُن سے تھینکس آپ۔ اب آپ جلدی سے اپنا ہوم ورک کمپلیٹ کرو۔" صالحہ بیگم نے پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کل انشاءاللہ جائیں گے ہم۔" پریشے نے کھڑے ہوتے ہوئے بتایا۔

"پریشے تم اور میرال چلے جانا بیٹا پلیز میری طبعیت نہیں ٹھیک۔" صالحہ بیگم نے انکار کرتے ہوئے کہا۔

"میں اچھے سے جانتی ہوں ماما کہ آپ جانا نہیں چاہتی ہیں میری وجہ سے پھر آپ کو سب کے سوالوں کے جواب دینے پڑیں گے۔" پریشے نے مصنوعی ناراضگی دکھاتے ہوئے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے بیٹا میرا بس دل نہیں ہے۔ میرے گھٹنوں میں بھی سچ میں درد ہے ورنہ ضرور جاتی تمہارے ساتھ۔" صالحہ بیگم نے اُس کی غلط فہمی دور کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ماما جیسے آپ کو ٹھیک لگے۔ میں رات میں مالش کر دوں گی آپ بہتر محسوس کریں گی۔" پریشے نے اُن سے زیادہ بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

"پریشے تم میرا فخر ہو میری بچی، میں کبھی تمہاری وجہ سے لوگوں سے چھپ کر نہیں بیٹھ سکتی اور نہ ہی کسی کو جواب دینے کی پابند ہوں۔ مجھے یقین ہے میری بیٹی جو کرے گی سوچ سمجھ کر کرے گی۔" صالحہ بیگم نے اپنی بیٹی کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آئی لو یو ماما۔" پریشے نے صالحہ بیگم کے گلے لگتے ہوئے کہا۔

"ماما آئی لو یو۔" پاس بیٹھی میرال بھی مسکراہٹ کے ساتھ آکر دونوں کے ساتھ لگ کر بولی۔

"لو یو ٹو میرا بچہ۔" پریشے نے اُس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

*****

"انکل یہ کیوٹ سا بے بی آپ کا ہے؟" میرال جو کب سے زوہان کی گود میں بے بی کو دیکھ رہی تھی زوہان کے اشارہ کر کے پاس بلانے پر قریب آکر پوچھنے لگی۔

"جی یہ ہمارا شیر بیٹا ہے۔" زوہان نے میرال کو دیکھتے ہوئے کہا۔ میرال نے ہاتھ بڑھا کر حارث کے گال پر پیار کیا۔

"مجھے بہت پیارا لگ رہا ہے۔" میرال نے معصومیت سے کہا اُس میں پریشے کا عکس جھلک رہا تھا۔

"آپ کس کے ساتھ آئی ہیں؟" زوہان نے اُس کے ساتھ کسی کو نا پا کر پوچھا۔

"میں ماما کے ساتھ آئی ہوں۔" میرال کے جواب دینے پر زوہان کے تاثرات سنجیدہ ہو گئے تھے۔

New Era Magazine

"اور آپ کے پاپا کہاں پر ہیں۔" زوہان بے اختیار یہ سوال کر گیا۔

"وہ اس دنیا میں نہیں ہیں اور میری ماما..." میرال کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی

رانیہ اُن کے قریب آ گئی۔

"یہ پیاری سی بچی کون ہے؟" رانیہ نے میرال کو گود میں بٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"یہاں پر اکیلے بیٹھی تھی حارث کو کب سے دیکھ رہی تھی تو میں نے اپنے پاس بُلا لیا۔"

زوہان نے رانیہ کو جواب دیا۔ اُسے میرال کے فادر کا سُن کر بہت دُکھ ہوا تھا اور اُس پر

ترس بھی آیا کہ اُس نے کیوں اُس سے پوچھ لیا اُس کے پاپا کا۔

"آپ اسے اپنا فرینڈ بنا لو۔" رانیہ کو بھی میرال بہت پیاری لگی تھی۔

"میں سچ میں اسے اپنا فرینڈ بنا سکتی ہوں اور بھائی بھی؟" میرال نے خوش ہوتے ہوئے

پوچھا۔

"جی ہاں بھائی بھی اور فرینڈ بھی۔" رانیہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کاش میں روز اس کے ساتھ کھیل سکتی۔ گھر پر تو صرف ماما اور نانو ہوتی ہیں۔ ماما آفس

چلی جاتی ہیں اور وہ بہت بزی رہتی ہیں۔" میرال نے اُداس ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا آپ اُداس مت ہوں میں آپ کی ماما سے کہوں گی کہ وہ آپ کو ہمارے گھر ضرور

لے کر آئیں ٹھیک ہے؟" رانیہ نے اُسے اُداس دیکھ کر کہا۔

"آپ سچ میں ماما کو بولیں گی نا؟"میرال نے بے یقینی سے پوچھا۔

"جی میں ضرور کہوں گی آپ اُداس نہیں ہوں بلکل بھی۔"رانیہ کے پیار بھرے لہجے میں کہنے پر میرال خوش ہو گئی۔

"میں ماما کو آپ سے ضرور ملواؤں گی۔"وہ خوشی سے کہتی وہاں سے چلی گئی۔

"کیا ضرورت تھی آپ کو ہر کسی کو گھر پر بُلانے کی؟"زوہان نے میرال کے جاتے ہی غصے سے کہا۔

"کیا ہو گیا ہے زوہان چھوٹی بچی ہے وہ دیکھا نہیں تھا کیسے اُداس ہو گئی تھی بیچاری۔" رانیہ نے افسردگی کے ساتھ کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن ہر کسی کو گھر نہیں بُلایا جاتا ہے۔"زوہان کی بات پر رانیہ نے اُسے گھورا۔

"ویسے تمہیں یہاں پر کوئی پسند آیا؟"رانیہ نے آہستگی سے مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

"اُف توبہ کرو یار تمہیں میں ایسا لگتا ہوں کہ لڑکیوں کو دیکھ کر اپنے لیے پسند کروں گا ایسے مطلب حد ہے زہر لگ رہی ہے مجھے تمہاری یہ مسکراہٹ۔"زوہان کے ماتھے پر بل آ گئے تھے اُس کی بات پر۔

"اچھا بس اب یہاں ہی مت شروع ہو جاؤ پھر بھی ایک نظر ڈال لو شاید کوئی پسند آ جائے۔"رانیہ نے پھر بھی کہنا ضروری سمجھا جس پر زوہان اُسے گھور کر رہ گیا۔

"ماما آئیں نا میرے ساتھ میں آپ کو اپنے نیو فرینڈ سے ملواتی ہوں۔"میرال پریشے کا ہاتھ کھینچتی ہوئی اپنے ساتھ لے آئی تھی جس پر رانیہ اور زوہان دونوں نے منہ موڑ کر اُس کی جانب دیکھا اور وہاں وہیل چیئر پر آتی فریحہ بیگم نے بھی سامنے کھڑی لڑکی کو شاکڈ سے دیکھا۔پریشے کو دیکھ کر زوہان حارث کو رانیہ کو پکڑا کر وہاں سے چلا گیا۔

"پریشے تم یہاں پر کیسے؟"رانیہ نے بامشکل خود کو نارمل رکھتے ہوئے پوچھا۔

"آنٹی یہ ہی میری ماما ہیں جن کا میں آپ کو بتا رہی تھی۔"میرال کے کہنے پر رانیہ نے حیرانگی سے اُسے دیکھا۔

"یہ تمہاری بیٹی ہے پریشے؟"رانیہ نے بے یقینی سے پوچھا۔

"پریشے یہاں آؤ میرے پاس۔"فریحہ بیگم نے اُسے اپنے پاس بُلایا۔

"میرال بیٹا آپ بھائی کے ساتھ جا کر کھیلیں ماما آ رہی ہیں۔"رانیہ نے میرال کو حارث کے ساتھ بھیجتے ہوئے کہا۔

"جی آنٹی میں لے جاتی ہوں۔"میرال حارث کا ہاتھ پکڑ کر اُسے وہاں سے لے گئی اور پریشے نے اُسے بے بسی سے جاتے ہوئے دیکھا۔

*****

"ممی اسے بتادیں آپ کہ میں نے اس کے لیے لڑکی پسند کرلی ہے اور چاند رات کو اسکا نکاح ہے اب ہم اس کی ایک نہیں سننے والے۔"رانیہ نے زوہان کی جانب دیکھتے ہوئے اپنا فیصلہ سُنایا۔زوہان کا سیل یوز کرتا ہاتھ تھما۔

"اور آپ نے یہ سب کس کی اجازت سے کیا؟"زوہان نے غصہ کنڑول کرتے ہوئے پوچھا۔

"زوہان اب ہم تمہاری ایک بھی نہیں سُنیں گے۔رانیہ بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے میں نے کیا ہے یہ فیصلہ تم نے جتنا وقت لینا تھا لے لیا۔"فریحہ بیگم نے بھی حتمی فیصلہ سُنایا۔

"ممی میں آپ دونوں کو پہلے ہی کہہ چُکا ہوں کہ مجھے ابھی شادی نہیں کرنی ہے۔" زوہان نے چڑ کر کہا۔

"تو پھر کب کروگے جب میں اس دنیا سے چلی جاؤں گی؟"فریحہ بیگم کی بات پر زوہان اور رانیہ نے تڑپ کر اپنی ماں کو دیکھا۔

"اللہ نہیں کریں ماما ایسی باتیں تو نہیں کریں بس ابھی میرا دل نہیں مان رہا شادی کو۔"

زوہان نے کمزور سے لہجے میں کہا۔

"ممی اس کے کام دیکھیں ایک بار جو اس نے لڑکی کے بارے میں پوچھا ہو۔" رانیہ نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔

"پسند تو آپ دونوں کر ہی چکی ہیں پھر میرے پوچھنے کا فائدہ۔" زوہان نے رانیہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"زوہان کیا تم پریشے سے مل چکے تھے پہلے؟ اور یہ جانتے تھے کہ میرال اُس کی بیٹی ہے؟" رانیہ نے سنجیدہ ہوتے ہوئے زوہان سے پوچھا۔

"یہاں پریشے کا کیا ذکر؟" زوہان کے لہجے میں تلخی اُتر آئی تھی پریشے کے نام پر۔

"پریشے کا ذکر ہمیشہ سے تھا اور تمہارے شادی نہ کرنے کی وجہ بھی وہ ہی ہے اس لیے میں نے پریشے کے ساتھ تمہاری شادی کا فیصلہ کیا ہے۔" فریحہ بیگم کی بات پر زوہان نے بے یقینی نظروں سے دونوں کی جانب دیکھا۔

"آپ دونوں میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہیں؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اب میری زندگی میں اُس کی کوئی جگہ نہیں کیونکہ وہ شادی کر چکی تھی اُسکی بیٹی ہے، اُس نے مجھے دھوکہ دیا اُس نے مجھ سے بے وفائی کی۔" زوہان دھاڑا تھا۔

"زوہان آہستہ بات کرو تم اور مجھے یہ جواب دو تمہیں اعتراض کس بات پر ہے میرال پر؟"رانیہ نے اُسے سخت لہجے میں پوچھا۔

"میں اتنا کم ظرف نہیں ہوں، اُس بچی کا کیا قصور وہ تو معصوم ہے۔مجھے اعتراض پریشے کے دھوکہ دے کر شادی کرنے پر ہے جو اُس نے میرے جاتے ہی کر لی تھی جبکہ وہ میری منگیتر تھی، پھر کیوں نہیں انتظار کیا اُس نے اور اُس کے گھر والوں نے میرا؟اور آپ لوگ چاہتے ہیں کہ میں سب بھول کر اُسے اپنی زندگی میں شامل کر لوں؟"

زوہان نے غم اور غصے کی کیفیت میں کہا۔

"زوہان تمہیں کس نے کہا کہ پریشے نے شادی کر لی تھی تمہارے جاتے ہی؟اور تمہارا انتظار نہیں کیا اُس نے؟"رانیہ کی بات پر زوہان کو مزید غصہ آیا۔

"اچھا تو اُس نے تمہیں کوئی اور کہانی سُنا کر اپنی وکالت کے لیے بھیجا ہے؟ چلو مان لیا فوراً نہیں کی ہوگی لیکن کچھ عرصے کے بعد تو کر لی نا یہ دھوکہ ہی ہے رانیہ۔"زوہان نے رانیہ کے ریلیکس انداز پر اُسے کہا۔

"اتنی بدگمانی بھی اچھی نہیں ہوتی زوہان۔اچھا چلو تو تم یہ بتاؤ کہ تم نے کتنے سال بعد واپس آکر اُس کا پوچھا تین سال کے بعد؟جانتے ہو تین سال میں کیا سے کیا ہو جاتا

ہے؟تم نے یہاں سے جانے کے بعد ایک بار بھی اُسکی خبر لی کہ وہ زندہ ہے یا مر گئی یا پھر وہ کس حال میں ہے؟" رانیہ کے سوال پر اُس نے تڑپ کر بہن کو دیکھا۔

"میں مانتا ہوں کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے میں نے لوٹنے میں بہت وقت لگا یا لیکن آپ بھی جانتی ہیں کہ میں کتنا مجبور تھا۔میرا سیل یہاں سے چوری ہو گیا تھا اور وہاں جا کر بابا اور ماما کی جو کنڈیشن تھی اُس کے بعد بابا کا جانا اور ماما کی طبیعت سب کچھ آپ کے سامنے تھا۔میں نے اُس کے بعد ہر طرح سے کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کی تھی آپی سے، انکل سے، پریشے سے لیکن نہیں ہوا۔جب دو سال بعد ماما کے ساتھ پاکستان شفٹ ہوا سب کچھ سیٹ کرنے میں ٹائم لگا۔جب میں وہاں گیا تب مجھے پریشے کی شادی کی خبر ملی اور اُس نے ہر راستہ بند کر دیا تھا خود تک پہنچنے کا اس لیے میں نے دوبارہ اُسے ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی۔اُس نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا، میں معاف نہیں کر سکتا اُسے"

زوہان کے خاموش ہونے پر رانیہ اور فریحہ بیگم نے اُس کے چہرے پر اذیت دیکھی۔

"زوہان مجھے افسوس ہے کہ تم نے محبت تو کر لی لیکن اُس پر یقین نہیں کیا۔زوہان تمہیں ایک بار پریشے سے ملنا چاہیئے تھا اُس کی بات سننی چاہیئے تھی نہ کہ سُنی سنائی باتوں پر یقین کر کے اُسے مجرم قرار دے کر سزا سُنا دیتے اور خود کو ایسے برباد نہیں کرتے اور نہ اُسے۔" رانیہ نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

New Era Magazine

"رانیہ تمہارا کہنے کا مطلب کیا ہے کہ سارا قصور میرا ہے؟"زوہان اپنی بہن کو پریشے کی طرفداری کرتے دیکھ حیرت سے پوچھنے لگا۔

"تمہارا ہی قصور ہے کیونکہ تم پریشے پر یقین نہیں کیا اور ایک غیر لڑکی کی باتوں کو اُس پر فوقیت دی جس کی سزا تمہیں ملی ہے کیونکہ نہ ہی پریشے نے شادی کی ہے اور نہ میرال اُس کی بیٹی ہے۔"رانیہ کی بات پر وہاں سکوت چھا گیا۔زوہان کو لگا وہ مزید کچھ نہیں سُن سکتا،وہ کافی دیر تک کچھ نہیں بولا تو رانیہ نے وہاں موجود خاموشی کو توڑا۔

"میرال،رائمہ اور معیز کی بیٹی ہے۔تمہارے پاکستان سے جاتے ہی رائمہ اور معیز کی ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ہو گئی تھی اُن کو اچانک ہی اسلام آباد جانا پڑا تب میرال کچھ ماہ کی تھی اُسے پریشے نے پالا،چھ ماہ کے بعد ہی انکل کی بھی ڈیتھ ہو گئی تھی۔اُنھوں نے بہت دُکھ اُٹھائے اکیلے پھر ایک سال کے بعد وہ لوگ کراچی گئے وہاں سے سب کچھ بیچ کر لاہور میں شفٹ ہو گئے صالحہ آنٹی کے چچازاد کے گھر کے پاس،جو بھی تھا وہ تینوں تنہا تھی اس دوران اُنہوں نے بہت برداشت کیا لیکن پریشے نے ہمت نہیں ہاری اور وہ تم سے مسلسل کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کرتی رہی تھی لیکن شاید قسمت میں ہی نہیں تھا ملنا اب سب کچھ تمہارے سامنے ہے مجھے بتاؤ پریشے کا اس سب میں کیا قصور تھا؟"

رانیہ خاموش ہو کر زوہان کے تاثرات جاننے کی کوشش کرنے لگی لیکن کچھ اخذ نہیں کر پائی۔زوہان خاموشی سے وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا۔

*****

"پریشے بیٹا دیکھو دروازے پر کون آیا ہے۔" صالحہ بیگم میرال کو سُلا رہی تھیں جب ڈور بیل ہوئی۔

"جی ماما دیکھ رہی ہوں۔" پریشے نے دروازے پر آ کر پوچھا اور دھڑکتے دل سے دروازہ کھولا۔

"کیا مجھے اندر آنے کی اجازت مل سکتی ہے؟" زوہان کا لہجہ محبت سے چُور تھا۔

"آپ یہاں اس وقت خیریت ہے؟" پریشے نے اُسے اندر آنے کی جگہ دیتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے آنٹی سے اجازت لے لی تھی تم سے بات کرنے کی۔" زوہان نے پریشے کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے بتایا اور صوفے پر براجمان ہو گیا۔

"آپ کو کیا بات کرنی ہے۔" پریشے نے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"پریشے کیا تم مجھ سے ناراض ہو؟" زوہان نے شرمندہ ہوتے لہجے سے پوچھا۔

"میں کیوں ناراض ہونے لگی آپ سے؟" پریشے نے اُلٹا سوال کیا۔

"تمہارا حق بنتا ہے پری میں نے جو کچھ تمہارے ساتھ کیا تمہیں مجھ سے کوئی شکوہ نہیں؟" زوہان نے اُس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جب آپ نے مجھے اس قابل سمجھا ہی نہیں زوہان کہ آپ مجھ پر اعتبار کرتے یا مجھ سے ایک بار پوچھ ہی لیتے تو میں کس حق سے ناراضگی یا شکوہ کروں آپ سے؟" پریشے نے نم آنکھوں کے ساتھ اُس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔اُس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اُسے لگا اُسکا دل کسی نے مُٹھی میں دبا لیا ہو۔

"پریشے میں جانتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔میں چاہ کر بھی اسکا مداوا نہیں کر سکتا لیکن باخدا میرا یقین کرو میں تمہیں آج بھی دل سے چاہتا ہوں، تمہاری جگہ اس دل نے آج بھی کسی کو نہیں دی اور نا دے سکتا ہے۔پلیز صرف ایک بار مجھے معاف کر دو میں بہت شرمندہ ہوں اپنے کیے پر، میں نے تم پر یقین نہ کرنے کی جو غلطی کی اُس کی سزا میں ایک ایک پل مرا ہوں میں۔" زوہان کا لہجہ اُس کی سچائی ثابت کرنے کے لیے کافی تھا۔

"زوہان مجھے آپ سے اب کوئی شکوہ نہیں ہے۔نصیب میں یہ سب ایسے ہی لکھا تھا نہ اس میں آپ کا قصور تھا اور نہ ہی میرا۔"پریشے اُسے اپنے سامنے مزید شرمندہ ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔اُس کا دل بغاوت پر اُتر آیا تھا اور ویسے بھی وہ ناشُکرے لوگوں میں شامل ہونے والی نہیں تھی،وہ مل جانے پر شکر کرنے والی اور نہ ملنے پر صبر کرنے والی لڑکی تھی۔

"جو اللہ پر بھروسہ کرے گا وہ اس کے لیے کافی ہو گا "

"پریشے میں بہت خوش قسمت ہوں جو مجھے تم سے محبت ہوئی۔میں خود کو اپنی اس غلطی کے لیے شاید کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا لیکن ساری زندگی تمہیں دیکھ کر اللہ کا ہر بار شُکر ضرور ادا کرتا ہوں گا۔"زوہان نے محبت سے بھرپور لہجے میں کہا۔
"مجھے آپ پر پورا یقین ہے۔ہمارے درمیان جو کچھ ہوا وہ ایک آزمائش تھی اس لیے آپ بھی سب بھول جائیں زوہان اور خود کو یہ سوچ کر مطمئن کریں کہ مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔"پریشے کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھ کر زوہان اپنے دل میں سکون اُترتا محسوس کرنے لگا۔

"اب ہم چلیں؟" زوہان نے اُس کی جانب محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کہاں؟" پریشے نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔

"میرے پر یقین ہے؟" زوہان نے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"خود سے بھی زیادہ آپ پر یقین ہے۔" پریشے نے فوراً جواب دیا۔

"تو پھر چلو اپنی منزل حاصل کرنے کی تیاری کرنے۔" زوہان کی بات پر پریشے نے نا سمجھی والے انداز میں اُسے دیکھا۔

"پھر بھی کچھ تو بتائیں کہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟ میں نے مما کو کچھ بھی نہیں بتایا۔" پریشے نے گھبراتے ہوئے جواز دیا۔

"ماما کو میں بتا چکا ہوں کہ میں پریشے کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں اُس کی عید میں رنگ بھرنے مطلب کہ شادی اور عید کی شاپنگ کے لیے۔" زوہان کی بات پر پریشے مُسکرانے لگی۔

"آپ جانتے ہیں مجھے پانچ سالوں کے بعد محسوس ہو رہا ہے کہ میں سچ میں آپ کے ساتھ عید کی خوشیاں مناؤں گی۔" پریشے نے نم لہجے میں کہا۔

"میں نے گزرے سالوں میں جو بھی تکلیف دی ہے۔میں وعدہ کرتا ہوں آنے والا ہر پل تمہارا خوبصورت بنادوں گا خوشیوں سے بھر دونگا۔" زوہان نے محبت سے بھرپور اٹل لہجے میں کہا۔

"انشاءاللہ ہم مل کر اپنوں کے ساتھ اپنی دنیا خوبصورت بنائیں گے۔" پریشے نے ساتھ دینے کی یقین دہانی کروائی۔

"آمین..اب چلو ہمیں میر ال اور ماما کے لیے روم بھی سیٹ کرنا ہے گھر میں اور باقی سب کام بھی مجھے ہی دیکھنے ہیں۔" پریشے کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی زوہان کی بات پر۔

چلنا ہے سدا تیرے ہی سنگ
تجھ سنگ میری عید رنگ

****

نوٹ

پڑھنے کتابوں والی ازلائبہ صدیق کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کرسکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیوایرا میگزین)

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کرسکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین